ادبیات

غزل

جناب آلم مظفر نگری

ہوئی مدّت کہ لطفِ پیرِ میخانہ نہیں دیکھا　جو ہم تک آئے ایسا دورِ پیمانہ نہیں دیکھا

سبک پرواز ہستی بے نیازِ ہر تعین ہے　کسی نے بوئے گل کا گل پہ کاشانہ نہیں دیکھا

ہجومِ رنگ و بو کی مستیاں دیکھے گلستاں پر　ہر میخانہ جس نے ابرِ میخانہ نہیں دیکھا

اُسے کیفِ تماشا کیا ہو حاصل جنبشِ گل سے　کفِ ساقی میں جس نے رقصِ پیمانہ نہیں دیکھا

ہو شمعِ دیر و کعبہ یا چراغِ وادیِ ایمن　کسی کو بھی شریکِ شامِ غم خانہ نہیں دیکھا

کسی منزل سے گزرے مگر منزل نہیں ہوتا　کہیں بھٹکا ہوا رہ گیرِ میخانہ نہیں دیکھا

پسِ جلوہ مقامِ جلوہ گر ہے، برہمن تونے　بچشمِ دل چراغِ شامِ بت خانہ نہیں دیکھا

خودی و بیخودی میں فرق کرنا سخت مشکل ہی　نہ ہو فرزانہ جو ہم نے وہ دیوانہ نہیں دیکھا

مآلِ سوزِ غم کو وہ نہ سمجھے ہیں نہ سمجھیں گے　جنھوں نے بزم میں انجامِ پروانہ نہیں دیکھا

آلم طوفِ حرم کو جاچکا شاید کئی دن سے
اسے ہم نے پسِ دیوارِ بُت خانہ نہیں دیکھا